بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللهُ فَلا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا ـ أَمَّا بَعْدُ:

095: باب 54-اللہ تعالیٰ کے نام پر سوال کرنے والے کو خالی ہاتھ نہ لوٹایا جائے۔

[(سنن أبي داود:1672)]

كتاب التوحيد الذي هو حق الله على العبيد الشیخ الامام العلامہ محمد بن عبدالوہاب التمیمی رحمۃ اللہ علیہ کی اس عظیم کتاب کی شرح کا درس جاری ہے اور آج کے درس میں ایک نئے باب سے درس کا آغاز کرتے ہیں شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "باب لا يرد من سأل بالله" (اللہ تعالیٰ کے نام پر سوال کرنے والے کو خالی ہاتھ نہیں لوٹایا جاتا)۔

یہ بھی اُن ابواب میں سے ہے جن کا شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے الأدب مع اللہ سبحانہ و تعالیٰ، اللہ تعالیٰ کے ساتھ مسلمان کا کیسا ادب ہونا چاہیے، بندے کا اپنے ربّ کے ساتھ کیسا تعلق ہونا چاہیے، وہ کون سے آداب ہیں جن کو ملحوظ خاطر رکھنا چاہیے خاص طور پر جب بات ربّ ذوالجلال سبحانہ و تعالیٰ کی ذات کے متعلق ہو۔

تو ان آداب میں سے ایک ادب یہ ہے اللہ تعالیٰ کا نام، اللہ تعالیٰ کا نام عظیم نام ہے بابرکت نام ہے اسی نام سے پوری کائنات کا وجود ہے، اسی نام سے اس دنیا میں کائنات کا وجود ہے، اسی نام سے بے بس کمزور، محتاج اور مصیبت زدہ لوگوں کی مصیبت دور ہوتی ہے اُن کی مشکل آسان ہوتی ہے اُن کی دنیا اور آخرت کامیاب ہوتی ہے۔

تو اللہ تعالیٰ کے نام کی عظمت کا تقاضہ ہے کہ اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے نام سے کوئی سوال کرے تو ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اسے واپس نہیں کرنا چاہیے۔

جس نے بھی اللہ تعالیٰ کا نام لے کر کوئی سوال کیا ہے اسی واپس خالی ہاتھ نہیں لوٹانا چاہیے اس کی تفصیل ہے لیکن تفصیل سے پہلے میں آپ کو اس کی حدیث سنادوں جس کو شیخ صاحب نے بطور دلیل پیش کیا ہے، شیخ صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"عن ابن عمر رضي الله تعالي عنهما قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم" (سیدنا عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں) "مَنْ سَأَلَ بِاللهِ فَأَعْطُوهُ" (جس نے اللہ تعالیٰ کے

نام پر سوال کیا اسے کچھ نہ کچھ دے دو)''وَمَنِ اسْتَعَاذَ بِاللّٰهِ فَأَعِيذُوهُ''(اور جس نے اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر پناہ طلب کی تو اسے پناہ دے دو''وَمَنْ دَعَاكُمْ فَأَجِيبُوهُ''(اور جس نے تمہیں دعوت دی اس کی دعوت قبول کرو)''وَمَن صَنَعَ إِلَيْكُم مَعْرُوفاً فَكَافِئُوهُ''(اور جس نے تمہارے لیے کوئی نیک عمل کیا یا حسن سلوکی کی تم بھی اس کا بدلہ اسے دو اس کی مکافات کرو (یعنی اچھائی کا بدلہ اچھائی))''فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا ما تُكَافِئُونَهُ''(اگر تمہارے پاس کچھ نہیں جس کے ذریعے سے اُس محسن کو اچھا بدلہ دے سکیں)''فَادْعُوا لَهُ حَتّٰى تَرَوْا أَنَّكُمْ قَدْ كَافَأْتُمُوهُ''(تو پھر اس کے لیے دعا کرتے رہو یہاں تک کہ تمہیں یہ گمان ہو جائے تمہیں یقین ہو جائے کہ تم نے اس کا حق ادا کیا اس کا بدلہ چکا دیا ہے)۔اس روایت کو ابو داود نے اور نسائی رحمہااللہ نے روایت کیا ہے۔

اس عظیم حدیث میں ہمیں پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چند اہم باتوں کا حکم دے رہے ہیں یعنی خبر بھی ہے اور اُمر بھی ہے کہ جس نے کچھ کیا تو آپ کو اس کے بدلے میں کیا کرنا چاہیے۔یہ دین اسلام حکمت کا دین ہے عظمت کا دین ہے، حقوق کی ادائیگی کا دین ہے اور احسان کا دین ہے۔ اِس دین میں رہنے والے لوگ محسن ہیں﴿هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ﴾(الرحمٰن:60)۔

تو اِن میں چار اہم باتیں کی ہیں:

1۔جس نے اللہ تعالیٰ کے نام سے کوئی سوال کیا تو اسے دے دو۔دینے کا مطلب یہ ہے کہ اپنی استطاعت کے مطابق کچھ دے سکتے ہو تو دو۔اگر نہیں ہے تو پھر اپنے کپڑے بیچ کر دو گے اسے ؟ نہیں۔

یہ تفصیل ہے اس کی کہ اگر آپ کے پاس وسعت ہے اللہ تعالیٰ نے آپ کو رزق عطا فرمایا ہے اور آپ کے پاس کچھ ہے دینے کے لیے چاہے تھوڑا کیوں نہ ہو جب اللہ تعالیٰ کے نام سے وہ سائل سوال کر رہا ہے تو اسے وہ تھوڑی چیز دے دو جو آپ دے سکتے ہو۔

اس کی تفصیل میں امام ابن تیمیہ رحمۃاللہ علیہ کا بڑا پیارا فرمان ہے، ذرا غور کریں فرماتے ہیں''جب کوئی شخص اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اور اس کا واسطہ دے کر کسی ایک معین انسان کے سامنے ہاتھ پھیلائے اور وہ انسان اس کی ضرورت پوری کرنے پر قادر ہو تو اسے خالی ہاتھ واپس کرنا حرام ہے البتہ اگر وہ شخص کسی کو متعین کیے بغیر یوں ہی عمومی صدا لگائے تو اس کی ضرورت پوری کرنا محض مستحب ہے ضروری نہیں ہے، اور اگر یہ معلوم ہو کہ یہ سائل جھوٹ بولتا ہے (جھوٹا ہے) تو ایسی صورت میں جب کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نام پر سوال کر رہا ہے تو اس کی حاجت پوری کرنا محض مباح ہے، واجب نہیں مستحب بھی نہیں ہے''۔کتنی پیاری بات ہے!

تفصیل سمجھ آگئی؟ کسی نے سوال کیا اور آپ سے ہی کیا سب سے نہیں کیا کہ کوئی ہے جو مجھے اللہ تعالیٰ کے نام پر دے، نہیں۔

آپ کے سامنے اللہ کے لیے مجھے کچھ دے دو، بعض لوگ کہتے ہیں کہ اللہ کے لیے مجھے ایک ریال دے دو۔اس کی دو صورتیں ہیں یاتو وہ سچا ہے یا جھوٹا ہے یا آپ جانتے نہیں ہیں۔یہی ہے ناں؟اور یا آپ جانتے ہیں کہ یہ سچا ہے یا آپ جانتے ہیں یہ جھوٹا ہے یا آپ جانتے نہیں نیا شخص ہے کہاں جانتے ہیں ہم کون ہے! اگر آپ کو علم ہے کہ یہ سچا ہے اور آپ دے بھی سکتے ہیں تو دیں، نہیں دیں گے تو حرام ہے۔آپ کو علم ہے کہ یہ جھوٹا ہے اور آپ دے بھی سکتے ہیں، نہیں دیا کوئی گناہ نہیں کیونکہ دینا یہاں پر مباح ہے۔اگر آپ نہیں جانتے کہ سچا یا جھوٹا ہے اسے دے دیں۔کیوں؟کیونکہ اس نے اللہ کے نام سے آپ سے مانگا ہے اور آپ دے بھی سکتے ہیں۔

عام طور پر لوگ ہمارے سامنے آتے ہیں روڈوں پر اور وہ ایسے انگلی آسمان کی طرف کھڑی کرتے ہیں اس کا مطلب ایک ریال بھی،اس کا مطلب اللہ کے لیے بھی ہے،اور بعض لوگ منہ سے بھی کہتے ہیں اللہ کے لیے دو اور ہماری جیب میں عام طور پر ریال تو رہتا ہی ہے میرا خیال ہے اور ہم دے بھی سکتے ہیں۔

میں یہ سمجھتا ہوں کہ بعض لوگ ہمیں راستے میں ملتے ہیں اور وہ لوگ ایسی دائیں انگشت شہادت جو ہے وہ آسمان کی طرف اوپر کر کے سوال کرتے ہیں اس کا معنی یہ ہوتا ہے کہ ایک ریال دو اللہ کے لیے دو اور بعض لوگ منہ سے بھی کہتے ہیں اس صورت میں کیا کرنا چاہیے؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان کیا ہے؟''مَنْ سَأَلَ بِاللهِ فَأَعْطُوهُ''اللہ تعالیٰ کے نام اتنے عظیم ہیں کہ اس کے لیے اگر یہ سائل جھوٹا بھی ہو تو ایک ریال تو اس کو دیں گے لیکن جو اس نے کیا ہے اللہ کے عظیم نام کو ایک ریال کے لیے استعمال کیا ہے وہ اس پر جائز نہیں ہے۔اس کی تفصیل آگے آئے گی کہ اللہ کے نام سے کیا مانگنا چاہیے؟ایک چیز مانگی جاتی ہے دوسری چیز نہیں (اللہ کا نام اتنا عظیم اور بلند ہے)اور وہ ہے جنت،اگلے باب میں آرہا ہے۔

لیکن ایک سوال ہے اگر ہم ان لوگوں کو دیتے رہیں گے تو یہ لوگ پھیلتے جائیں گے اور اگر نہیں دیں گے تو جان چھوٹ جائے گی کیونکہ ان لوگوں میں سچے بھی ہوتے ہیں جھوٹے بھی ہوتے ہیں تو بہتر یہ نہیں کہ نہ دیں؟

ہم ذرا اپنے گریبان میں جھانکیں آج ہمارا معاشرہ جس چوراہے پر کھڑا ہے اسے کس نے اس چوراہے پر کھڑا کر دیا ہے؟!زکوۃ ہم نہیں دیتے، فقراء کی پرواہ ہم نہیں کرتے،ہمارے پڑوس میں ایسے لوگ ہوتے ہیں جو بھوکے پیاسے رہتے ہیں اور ہمارا کھانا کچرے کے ڈبے میں چلا جاتا ہے(بچا ہوا کھانا)،جب اس طریقے سے حالات آئیں گے بعض لوگوں پر تو وہ نکلیں گے نہیں نکلیں گے!کس نے مجبور کیا ہے اس مسلمان کو کہ وہ ہاتھ پھیلائے لوگوں کے سامنے؟!

آج آپ بغیر بجلی کے رہ نہیں سکتے، آپ بغیر گھر کے کرائے کے گھر میں رہ نہیں سکتے! بغیر چھت کے رہ سکتے ہیں آپ؟!
میں بعض ایسے اچھے لوگ جانتا ہوں کہ بے روزگاری ہوئی (یہاں پر رہتے ہیں) نوکری چلی گئی اب ایک مہینہ تو مکان کے مالک نے صبر کیا، دوسرے مہینے میں اس نے کسی سے ادھار لیا، تیسرے مہینے میں تیسرے دوست سے ادھار لیا، چوتھے مہینے میں دوستوں نے ہاتھ کھڑے کر دیئے کہ بھئی یہ تو دے نہیں سکتا کب تک مدد کریں گے اس کی اور مکان مالک نے گھر سے نکال دیا!
میرے بھائی یہ وقت کسی پر بھی آسکتا ہے ہاں یہ بات درست ہے سچے جھوٹے دونوں شامل ہیں لیکن اگر ہم ان کو محروم کر دیں کسی کو بھی نہ دیں تو پھر سچے بھی محروم ہو جائیں گے اگرچہ بعض علماء کا فتویٰ ہے کہ نہ دیا جائے ان کو، اور یہ فتویٰ بھی ہے بعض علماء کا کہ آپ تحرّی کیا کریں۔ تحرّی کا مطلب ہے آپ دیکھ کر، غور و فکر کر کے، قرآئن کو دیکھ کر کہ یہ سچا ہے یا جھوٹا ہے تب ہے اور یہ بات درست ہے۔
یعنی ایک عورت ہے خاص طور پر یہ جیسے کہ عام پھرتی ہیں کالی اور شادیلجر والی جو ہیں افریقن عورتیں جو ہیں، ملک میں جاتے ہیں تو دنگا فساد ہے موت ہے، یہاں پر رہتے ہیں تو یہاں پر نہ تو کوئی نوکری ہے نہ وہ رہ سکتے ہیں کچھ بھی نہیں کر سکتے تو اپنا پیٹ کیسے پالیں گے؟! بچے ساتھ ہوتے ہیں اور وہ گندگی کے اندر دیکھ کر کوئی اچھی چیزیں جمع کر کے وہ بیچتی ہیں اپنا گزارا کرتی ہیں۔ کوئی پیپسی کے ٹِن وغیرہ ہیں کوئی لوہے کی چیز ہے کچھ بھی جمع کر کے بیچتی ہیں، یا روٹی کے ٹکڑے ہیں یہ جمع کر کے بیچتی ہیں، یہ لوگ جو ہیں اگر آپ ان کی مدد کرتے ہیں یہ قرآئن ہیں۔
بعض لوگ دیکھتے ہیں کہ ہٹے کٹے ہیں بالکل ٹھیک ٹھاک ہیں کچھ بھی نہیں ہے اور آپ کے سامنے آکر کہتے ہیں میں منقطع الطریق ہوں میں مسافر ہوں لیکن میرا راہ سفر جو ہے وہ ختم ہو گیا ہے چوری ہو گئی ڈکیتی ہو گئی ہے اللہ کے نام پر مجھے دو، آپ اسے جانتے بھی نہیں ہیں دیں گے نہیں دیں گے؟ دیں گے، سچا ہو سکتا ہے وہ۔ ایک شخص مسافر ہے یہاں پر جاب کر سکتا ہے؟ نہیں کر سکتا۔ ریڑھی لگا سکتا ہے؟ ریڑھی بھی نہیں لگا سکتا۔ تو کیا کرے گا وہ؟!
اس لیے ابن السبیل زکوۃ کے مستحقین میں سے ہیں اور ابن السبیل غنی بھی ہو سکتا ہے تو آپ اس کو دیں لیکن اگر آپ نے دیکھا ہے کہ یہ بار بار ایسے ہی کر رہا ہے یعنی آپ نے اس کو مثال کے طور پر دو چار ساتھیوں نے مل کر ٹکٹ کے پیسے دے دیئے ٹھیک ہے جی یہ آپ کے ٹکٹ کے پیسے ہیں اب آپ جائیں، اگر سچا ہوتا تو وہ چلا جاتا آپ نے دیکھا ہے کہ ایک ہفتے کے بعد وہی شخص دوبارہ آیا ہے یا اس کو بازار میں دیکھا مانگتے ہوئے یہ پروفیشنل ہے کہ نہیں؟ تب تو اس کو نہیں دینا چاہیے کیونکہ آپ کو علم ہو چکا ہے۔ تو اس تفصیل کو جاننا ضروری ہے تاکہ مستحقین محروم نہ ہوں اور بغیر حق والے غلط طریقے سے مال کو نہ لے لیں۔

2۔ جس نے اللہ تعالیٰ کے نام سے پناہ مانگی کہ اللہ کے لیے مجھے پناہ دو، پناہ دے دیں گے کیا خیال ہے؟ تفصیل ہے۔

اگر وہ شخص کسی کا قتل کر کے آیا ہے، چوری کر کے آیا ہے، ڈکیتی کر کے آیا ہے اور وہ چھپنے کے لیے آپ سے پناہ مانگ رہا ہے دیں گے؟ پولیس اس کے پیچھے ہے یا دہشت گرد ہے دہشت گردی کر کے آیا ہے اور آپ سے کہتا ہے کہ اللہ کے لیے مجھے گھر میں پناہ دو۔ اب اللہ کا نام لیا اس کا قصور ہے آپ پناہ نہیں دیں گے کیونکہ حرام کے لیے اللہ کے نام کو نہیں لیا جاتا۔

ایک شخص کہتا ہے اللہ کے لیے مجھے شراب پلاؤ، پلائیں گے اسے؟ اللہ کے نام کے لیے آپ جو ہیں ناں میرے ساتھ سودی کاروبار کرو، کریں گے؟ اللہ کے نام پر آج جوا کھیلتے ہیں، کھیلیں گے؟

تو اللہ کا نام جو غلط لیتا ہے وہی اس کا ذمہ دار ہوتا ہے اسی پر اس کا گناہ ہوتا ہے۔ تو تفصیل یہ ہے کہ اگر کوئی مسلمان بھائی آپ کی پناہ چاہتا ہے کوئی دشمن اس کے پیچھے ہے اس سے لڑنا چاہتے ہیں مارنا چاہتے ہیں اور وہ آپ کی پناہ حاصل کرنا چاہتا ہے اور آپ اسے پناہ دے بھی سکتے ہیں (دیکھیں اپنے آپ کو ہلاک نہیں کرنا) چھپا بھی سکتے ہیں تو اسے چھپا دیں اور پھر پولیس کو ٹیلیفون کریں یا جو بھی شرعی طریقہ ہے آپ اس کو اپنائیں، لیکن اگر وہ محرم کا کوئی ارتکاب کر کے آیا ہے کسی کی عزت پر ہاتھ رکھ کر آیا ہے، یا کوئی دہشت گردی کر کے آیا ہے، چوری ڈکیتی کر کے آیا ہے یا قتل کر کے آیا ہے تب ایسے لوگوں کو پناہ نہیں دی جاتی۔

3۔ ''وَمَنْ دَعَاكُمْ فَأَجِيبُوهُ'' (جو تمہیں دعوت دے اس کی دعوت قبول کرو)، اس میں بھی تفصیل ہے۔

جو دعوت ولیمے کی ہوتی ہے، شادی کے ولیمے کی جو دعوت ہوتی ہے اس کی استجابت علماء فرماتے ہیں واجب ہے ''مَنْ دَعَاكُمْ فَأَجِيبُوهُ''۔ اور اگر عام دعوت ہے تو واجب نہیں مستحب ہے اور واجب اگر آپ نہیں کر سکتے یا اس شادی بیاہ میں کوئی محرمات کا ارتکاب ہے کہ گانے بجانے ہیں یا کوئی اور محرمات کا ارتکاب ہے تب تو نہ جاؤ تب یہ واجب ساقط ہو جاتا ہے۔

آپ بیمار ہیں تندرست نہیں ہیں، یا آپ کے پاس وقت نہیں ہے آپ جاب میں ہیں چھٹی نہیں ملتی کوئی بھی وجہ ہے جو شرعی وجہ ہے تب بھی آپ نہ جائیں معذرت کر لیں، معذرت کرنا آپ کے مسلمان بھائی کا حق ہے کہ بھئی میں نہیں آ سکتا معذرت، کیونکہ وہ سمجھے کہ آپ نے بے رُخی نہیں اختیار کی آپ مجبور تھے آپ نہ آ سکے تا کہ یہ بھائیوں میں محبت رہے ہمیشہ کے لیے۔

سوال جواب:

عام دعوت واجب ہے مستحب نہیں؟ نہیں، عام دعوت نہیں عام دعوت مستحب ہے شادی کی دعوت واجب ہے۔

سوال: گیارہویں کی دعوت؟

جواب: گیارہویں کی دعوت! گیارہوں کی ہو، بارہویں کی ہو، جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو، یارجب کے کونڈے ہوں جتنی بھی دعوتیں ہیں حرام ہیں ان میں شرکت حرام ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾(المائدۃ:2)(ایک دوسرے کی مدد کرو اچھے کاموں میں (یہ اچھا کام ہے بدعت اچھا کام ہوتا ہے) بُرے کام میں ایک دوسرے کی مدد کبھی نہ کرو)۔اور آپ کا جانا مدد ہے ان کے لیے حوصلہ افزائی ہوگی کہ آپ اچھا کام کر رہے ہیں میں بھی ہوں آپ کے ساتھ فکر نہ کریں۔

سوال: اگر رافضی شادی کی دعوت دے؟

جواب: اگر رافضی شادی کی دعوت دے تو اُس صورت میں اگر آپ دعوت کا کام کرتے ہیں اور تالیف قلب کے لیے آپ جاتے ہیں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور اگر عام دعوت ہے تو آپ نہ جائیں۔اہل بدعت سے لاتعلقی خاص طور پر جو اس طریقے سے اہل بدع ہوں اُن سے لاتعلقی کرنا ضروری ہے۔ہاں، اگر کوئی طالب علم ہے وہ وہاں پر جاتا ہے نصیحت کے لیے اور ان کے جو بعض بدعۃ ہیں اُن کو آگاہ کرنے کے لیے جاتا ہے تب تو کوئی حرج نہیں ہے۔

یا رشتے دار ہیں، یہ بھی مصیبت ہے آج ہماری امت میں مصیبتوں میں سے ایک یہ بھی مصیبت ہے کہ ہم اپنی بیٹیوں کی شادی کرتے ہوئے نہیں دیکھتے کہ یہ گھرانہ اہل سنت میں سے ہے یا اہل بدع میں سے ہے، یہ بدعتی ہے یا اہل سنت میں سے ہے اور سب سے بڑے بدعتی یہ رافضی ہیں اور رافضی کافر ہیں میرے بھائیو۔شیعہ نہیں رافضی فرق ہے دونوں میں۔

جن لوگوں کا یہ عقیدہ ہے کہ قرآن مجید غلط ہے یہ اللہ کا کلام نہیں ہے، اور یہ مصحف حفصہ ہے ہمارے پاس مصحف فاطمہ ہے دونوں میں فرق ہے، وہ تین گنا اِس سے زیادہ ہے اور اس کے اندر ایک حرف بھی نہیں جو اس قرآن مجید میں ہے۔جو اُمہات المؤمنین رضی اللہ عنھن کو گالی دیں لعنت بھیجیں، جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو گالی دیں لعنت بھیجیں، اِن لوگوں کے ساتھ کیسے دل کرتا ہے کہ کوئی اِن کو اپنے سامنے بٹھا کر بات بھی کرے!

یعنی شادی کی شرکت تو دور کی بات ہے، اور بیٹی دینا تو اس سے بھی دور کی بات ہے لیکن جہالت کی وجہ سے بعض لوگ یہ پرواہ نہیں کرتے بس بیٹی کے لیے رشتہ آیا ہے بس یہ دیکھا ہے کہ مال ودولت ہے پیسے والے لوگ ہیں بس بیٹی کی شادی کر دی اور یہ نہیں جانتے کہ اُس بیٹی کی زندگی اس جہنم میں کیسے گزر رہی ہے وہ صرف ظاہر کو دیکھتے ہیں اگر بیٹی کے دل کا حال پوچھتے تو انہیں کو

معلوم ہوتا کہ وہ کس حالت میں ہے اور حقیقتاً اگر دیکھا جاتا کہ اُس بدعتی ماحول میں وہ کیا سکون پائے گی اور اُس کے بچے کیا سکون پائیں گے!

4۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ اور اگر کوئی شخص آپ پر احسان کرے (کیونکہ ہم دیکھیں ضعیف اور کمزور ہیں ہماری کمزوری کہیں نہ کہیں پر ہمیں پریشان کر دیتی ہے اگر اس صورت میں کوئی شخص آپ پر احسان کرے) آپ کی مدد کرے تو آپ پر اُس احسان کا بدلہ چکانا واجب ہے۔

احسان کا بدلہ چکائیں جتنا بھی کر سکتے ہیں آپ، اگر آپ کے پاس کوئی مادی چیز نہیں ہے دینے کے لیے کہ اس نے آپ کو پیسہ دیا ہے اب اس کو مشکل ہے پیسے کی ضرورت ہے آپ کے پاس پیسہ نہیں ہے اب اُس نے آپ کی مدد کی ہے آپ اس کے احسان کا بدلہ کسی تحفے سے یا کسی ذریعے سے آپ چکانا چاہتے ہیں آپ کے پاس نہیں ہے تو کیا آپ کے پاس مسکرا کر بات کرنا نہیں ہے پیسے لگتے ہیں ؟ کیا آپ کے پاس ٹیلیفون کر کے اس کا حال پوچھنا نہیں ہے ؟ کیا آپ اس کے لیے دعا نہیں کر سکتے جو سب سے بڑی بات ہے جس کا حدیث میں ذکر ہے ؟ دعا کر سکتے ہیں کہ نہیں دعا کے لیے کتنا خرچہ دینا پڑتا ہے ہمیں ؟ کتنا صرف کرتے ہیں ہم لوگ یہ دو تین لاکھ تو ہوں گے کتنا دیتے ہیں ؟!

آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اُس شخص کو جزائے خیر دے جس نے آپ کی مدد کی اور دعا مانگتے رہیں مانگتے رہیں مانگتے رہیں یہاں تک کہ آپ کو یقین ہو کہ اب اس کے احسان کا بدلہ آپ نے چکا دیا ہے۔

کتنا یعنی دو سال، تین سال، کتنے سال مانگتے رہیں ؟ یہ تو آپ کا ضمیر آپ کو بتائے گا کہ آپ نے اس کا حق ادا کیا ہے کہ نہیں اور یاد رکھیں لوگوں کے احسان دو لوگوں کے برابر نہیں ہوتے، بعض لوگ آپ کے ایسے کام آتے ہیں کہ آپ زندگی بھر اُن کا احسان نہیں بھولتے زندگی بھر اُن کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں۔ ایسے لوگ ہوتے ہیں کہ نہیں ہماری زندگیوں میں ؟ آتے ہیں۔

تو خاص طور پر وہ لوگ جو آپ کی صرف دنیا کو اچھا نہیں بناتے بلکہ آپ کی دنیا اور آخرت دونوں میں آپ کو ایک کامیاب راستہ دکھاتے ہیں جنت کا راستہ دکھاتے ہیں، زہد کا راستہ دکھاتے ہیں جس سے آپ کی دنیا بھی اچھی ہو جاتی ہے آپ کی آخرت بھی اچھی ہو جاتی ہے، میرا خیال ہے کہ اگر کسی کا کسی پر کوئی احسان ہے تو وہ یہ ہے۔ اِس کا بدلہ کیسے چکائیں گے ہم ؟ جب آپ دعا کریں تو ایسے لوگوں کو کبھی نہ بھولا کریں، جب بھی دعا کریں۔

اور اِس میں ہم کیوں دعا کرتے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے ؟ ہر جمعہ کے خطبے میں خطیب کیا کہتا ہے ؟ "رضي الله عن خلفائه الراشدين أبي بكر وعمر وعثمان وعلي وعَن الصحابة أجمعين، وعن التابِعين، ومن تبعهم بِإحسانٍ إلى يوم الدين" یہ

امام صاحب کہتے ہیں کہ نہیں؟ ہم یہاں سے سنتے ہیں یہاں سے نکال دیتے ہیں! کیوں کہتے ہیں؟ یہ مسنون ہے کہنا کیوں؟ اُن کا جو احسان ہے وہ اتنا بڑا ہے کہ ہم چکا نہیں سکتے اس لیے اُن کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں کہ شاید اُن کا یہ احسان ہم چکا سکیں۔

اس حدیث میں جو اہم پیغام ہیں:

1۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کا نام لے کر سوال کرتا ہے اُس کو جواب دینے کی تفصیل کو جاننا (میں تفصیل بیان کر چکا ہوں)۔

2۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کا نام لے کر پناہ طلب کرتا ہے اس کی تفصیل کو بھی جاننا۔

3۔ شادی کی دعوت قبول کرنا واجب ہے اور دوسری دعوت شادی کے علاوہ مستحب ہے۔

4۔ احسان کا بدلہ احسان ہی ہوتا ہے ﴿هَلۡ جَزَآءُ الۡاِحۡسَانِ اِلَّا الۡاِحۡسَانُ﴾۔

5۔ اگر کوئی شخص احسان کا بدلہ نہ دے سکے تو پھر اس پر لازم ہے کہ وہ اس کے لیے دعا کرے۔

6۔ اللہ تعالیٰ کے نام کی عظمت اللہ تعالیٰ کا نام عظیم ہے اور مومنوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کے نام کی قدر و قیمت بھی ہے۔

7۔ دین اسلام کامل اور شامل دین ہے جہاں پر اللہ تعالیٰ حقوق کی ادائیگی کا ذکر ہے وہاں پر حقوق العباد کا بھی ذکر ہے۔

8۔ اللہ تعالیٰ کا حق سب پر مقدم ہے اور مخلوق کا حق اللہ تعالیٰ کے بعد ہے۔

یہاں پر ایک غلط فہمی ہے بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ "حقوق العباد جو ہیں جب تک بندے راضی نہیں ہوں گے تو اللہ تعالیٰ معاف نہیں کرے گا اور اللہ تعالیٰ اپنا حق تو معاف کر دیتا ہے"۔

اللہ تعالیٰ کے حقوق جو ہیں جو فرض حق ہیں جیسا کہ توحید ہے، ایمانیات ہیں یہ حق واجب الادا ہیں جو لوگ اللہ تعالیٰ کے اس حق سے ناواقف ہیں تو پھر وہ مخلوق کے جتنے حقوق ادا کرتے رہیں مخلوق کے حقوق کی ادائیگی اُن کے کوئی کام نہ آئے گی قیامت کے دن کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں پیدا کیوں کیا ہے! کائنات کو کیوں پیدا کیا ہے مخلوق کے حقوق ادا کرنے کے لیے؟ ﴿وَمَا خَلَقۡتُ الۡجِنَّ وَالۡاِنۡسَ اِلَّا لِيَعۡبُدُوۡنِ﴾(الذاریات:56)۔

جب یہ اللہ تعالیٰ کا حق آپ ادا کر لیں اس کے بعد پھر باقی حقوق کی باری ہے اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے حق سے ناواقف ہیں مخلوق کے حقوق کی ادائیگی اُن کے لیے قیامت کے دن کوئی کام نہ آئے گی۔

رہ گئی یہ بات کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے حق کو جان چکے ہیں لیکن مخلوق کے حقوق ادا نہیں کیے تو اُن کا کیا ہو گا؟ اُن کی تو پکڑ ہو گی! اللہ تعالیٰ کا فضل بہت عظیم ہے، جن لوگوں کا اخلاص اور توحید اللہ تعالیٰ نے جان لیا ہے اور اُن سے بعض کبیرہ گناہ ہوئے ہیں تو اللہ تعالیٰ اُس شخص کی توحید اور اتباع سنت اور اخلاص کو دیکھ کر اُس کے یہ گناہ معاف کر سکتا ہے کیونکہ جو گناہ ہیں اُن گناہوں کے

جھڑنے کے لیے اللہ تعالی نے ہمیں بہت سارے راستے دیئے ہیں بعض اس دنیا میں ہیں، بعض موت کے وقت ہیں، بعض قبر میں ہیں، بعض میدان محشر میں ہیں۔

الغرض جب تک یہ مومن جنت میں نہیں جاتا تو اپنے گناہ اُس سے ایسے جھڑتے جائیں گے جھڑتے جائیں گے جھڑتے جائیں گے یہاں تک کہ اس کے بعد باقی کوئی گناہ نہیں رہے گا، اگر اُس کے گناہ اِن چیزوں سے نہ جھڑے پھر شفاعت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی، مومنوں کی اچھے لوگوں کی، بچوں کی اپنے والدین کے لیے، عام مسلمان مسلمان بھائی کی شفاعت بھی کرے گا۔

بعض لوگ ہوں گے بیٹھے ہوں گے بے چارے اُن کا کوئی شفیع نہیں اتنے بدکار لوگ تھے وہ! تو بعض مومن کھڑے ہوں گے ایسے دیکھیں گے کہ وہ بے چارے الگ سے بیٹھے ہیں اُن کا کوئی یار و مددگار نہیں ہے کہیں گے کہ اللہ تعالی میں اِس کی شفاعت کرنا چاہتا ہوں (کوئی جان پہچان نہیں ہے دنیا میں کبھی ملاقات بھی نہیں ہوئی)، اللہ تعالی فرمائے گا میں نے تمہاری شفاعت قبول کر لی ہے۔

اور جس کے گناہ اس سے بھی بڑھ کر ہیں نہ تو کسی نبی نے اس کے لیے شفاعت کی نہ کسی اللہ کے بندے نے اس پر شفاعت کی ہے تو رحمت أرحم الراحمین سے وہ جنت میں چلا جائے گا اللہ تعالی کی رحمت سے۔

میں یہ نہیں کہہ رہا ہوں کہ یہاں پر لوگ حقوق کی ادائیگی نہ کریں میں یہ کہہ رہا ہوں کہ اللہ تعالی کا حق سب پر مقدم ہے اور جو لوگ حقوق العباد کی ادائیگی میں غلطی کرتے ہیں اور حق ادا نہیں کرتے وہ خطرے میں ضرور ہیں لیکن کافر نہیں ہیں۔

جس نے توحید کو نہیں سمجھا وہ کافر ہے، اللہ تعالی کا حق ہے سب سے بڑا توحید کا حق جس نے توحید کو نہیں سمجھا تو وہ کافر ہے اور جس نے حقوق العباد نہیں ادا کیے وہ کبیرہ گناہ کا مرتکب ضرور ہے لیکن کافر نہیں ہے، دونوں میں یہ فرق ہے فاسق ہے فاجر ہے۔

9۔ دعا ایک عظیم عبادت ہے اور مومن کا ہتھیار ہے۔

اچھے وقت میں بُرے وقت میں دونوں میں مومن ہمیشہ دعا مانگتا رہتا ہے اور جیسا کہ آپ دعا اپنے لیے مانگتے ہیں اپنے مسلمان بھائی کے لیے بھی مانگا کریں۔

10۔ سب سے زیادہ احسان کرنے والے وہ لوگ ہیں جنھوں نے تمھیں دنیا اور آخرت میں جینے کا ڈھنگ سکھایا ہے ''علماء'' علماء کا بڑا احسان ہے علماء ربانیین علمائے حق۔

ہم بھٹک رہے تھے دنیا میں پاؤں پھسل رہے تھے دنیا تماشہ دیکھ رہی تھی، کوئی دائیں جانب پھسل رہا ہے کوئی بائیں جانب پھسل رہا ہے لوگ تماشہ دیکھتے تھے ہنستے تھے کہتے تھے کہ سب چلتا ہے۔

بعض لوگ ایسے آئے اللہ اُن کو جزائے خیر دے ہمارے ہاتھ کو ایسے پکڑ لیا اور ایسی مضبوطی سے پکڑا کہ پھر پھسلنے نہ دیا۔ اگر پھر پھسلے تو ہماری مدد بھی کی کیونکہ پھسلنا تو ہماری عادت ہے ہم کمزور ہیں، چلتے ہیں تو پھسلیں گے بھی ضرور غلطیاں بھی ہوں گی ہم سے لیکن ہر غلطی میں ہماری رہنمائی کی ہے ہمارا ساتھ دیا ہے، اپنے قیمتی وقت سے وقت نکالا ہے۔

اُن کو درد ہے جیسے ہمارے بیوی بچوں کا ہمارے دل میں درد ہوتا ہے ناں اُن کو ان مسلمانوں کا بھی درد ہے کہ یہ لوگ کیوں دور ہوتے جارہے ہیں اپنے ربّ سے کیوں دور ہیں اگر میرا اپنا بیٹا ہوتا تو میں کیا کرتا؟ اگر میرا اپنا سگا بھائی ہوتا میں کیا کرتا؟ اگر میری بہن ہوتی میری ماں ہوتی میں کیا کرتا؟ تو اُن کے دل میں تڑپ ہے انہوں نے اپنی زندگی وقف کر دی ہے اللہ تعالیٰ کے لیے اور لوگوں کو راہ راست پر بلاتے ہیں حق کی دعوت دیتے ہیں، توحید اور اتباع کی دعوت دیتے ہیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور سلف صالحین کے روشن منہج کو اپنانے کی دعوت دیتے ہیں اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو جزائے خیر دے اور ہم ہمیشہ ایسے لوگوں کے لیے دعا کرتے رہیں گے اور میری بھی ساتھیوں سے یہی گزارش ہے کہ ایسے لوگوں کو ہمیشہ اپنی دعا میں یاد رکھنا۔

11۔ انسان کی حقیقت کا ثبوت کہ کمزور ہے ضعیف ہے، محتاج ہے مانگنے والا ہے، پناہ مانگنے والا ہے سوال کرنے والا ہے اور ربّ ذوالجلال سبحانہ وتعالیٰ اُس کا مالک ہے خالق ہے تدبیر کرنے والا ہے تو مانگنا تو اُسے ربّ سے ہی چاہیے جب بھی مانگے اللہ تعالیٰ سے ہی مانگے۔

ہاں بعض اوقات ہمیں ضرورت پڑ جاتی ہے اپنے مسلمان بھائیوں کی اس میں کوئی قباحت نہیں ہے لیکن اگر کوئی شخص اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے حوالے کرے اور یہ اپنے ذہن میں رکھے:

﴿كَلَّآ ۖ إِنَّ مَعِىَ رَبِّى سَيَهْدِينِ﴾ (الشعراء:62) جب بھی کوئی مصیبت آئے ناں گھر جائیں مصیبتوں میں۔

موت سے بڑھ کر کوئی مصیبت نہیں ہے ایک طرف سے فرعون کا لشکر دوسری طرف سے سمندر، بنی اسرائیل نے کہا: ﴿إِنَّا لَمُدْرَكُونَ﴾ (الشعراء:61) (اے موسیٰ! ہم ہلاک ہو گئے)، سیدنا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا لاٹھی ہاتھ میں ہے ﴿كَلَّآ﴾ (ہر گز نہیں (تم غلط کہہ رہے ہو))۔ کہ میرے پاس لاٹھی ہے میں تمہیں بچاؤں گا، نہیں! ﴿كَلَّآ ۖ إِنَّ مَعِىَ رَبِّى سَيَهْدِينِ﴾ (ہر گز نہیں تم غلط کہتے ہو ہم ہلاک ہو گئے میرے ساتھ تو میرا ربّ ہے مجھے راہ راست ضرور دکھائے گا ہدایت کا راستہ ضرور دکھائے گا آسان راستہ ضرور دکھائے گا)۔

ہم جب گھر جاتے ہیں مصیبتوں میں اس آیت کے اس چھوٹے سے ٹکڑے کو کیوں بھول جاتے ہیں؟! ہم کیوں نہیں کہتے جب بیمار ہوتے ہیں اور لوگ کہتے ہیں تمہاری بیماری اتنی ہے کہ تم بس مر جاؤ گے ﴿كَلَّا ۚ إِنَّ مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِينِ﴾؟ کیوں؟ ﴿وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ﴾ (الشعراء:80) شفاء تو وہی دیتا ہے ڈاکٹر کہاں شفاء دیتے ہیں، ہم سیکھ لیں آج ﴿كَلَّا ۚ إِنَّ مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِينِ﴾۔

جب رزق کی کمی ہوتی ہے بے روزگاری ہوتی ہے اور لوگ کہتے ہیں کہ یار یہ تو گیا کام سے تو اُن کو کہو ﴿كَلَّا ۚ﴾ ہر گز نہیں! تم غلط کہتے ہو میرے ساتھ تو میرا ربّ ہے میرے لیے ضرور آسان راستہ نکالے گا۔

جب دشمن کا حملہ سر پر ہوتا ہے اور دشمن غالب نظر آتا ہے اور لوگ کہتے ہیں کہ آج مسلمان مٹ جائیں گے اُن کو کہو پوری دنیا میں اعلان کرو ﴿كَلَّا ۚ إِنَّ مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِينِ﴾ ہر گز نہیں! تم غلط کہتے ہو میرے ساتھ میرا ربّ ہے میری ہدایت ضرور فرمائے گا۔

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (095.کتاب التوحید) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio